USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

CAMPUS 02

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

NEWSLETTER 2023-2024

usman.edu.pk usmanpublicschoolsystem @UsmanSchool

فرمانِ الٰہی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا

اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ۔

میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انھیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت۔

پیغام (خالدزمان شیخ، پرنسپل)

الحمدللہ! ایک اور تعلیمی سال بخیر وخوبی تکمیل کے مراحل میں ہے۔یقیناً تعلیمی میدان میں آپ کی محنت، سعی اور کاوشیں آپ کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ سیشن کے اختتام پر آپ کو چند نصائح کروں گا:

☆علم کے حصول میں رسوخ پیدا کیجیے،اس لیے کہ سرسری علم کے بجائے پختہ علم آپ کی شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔
☆تعلیمی میدان میں ملنے والی کامیابی پر خدا کا شکر ادا کیجیے،اس لیے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کی توفیق کے بغیر کچھ ممکن نہیں ہے۔
☆نماز ہر حال میں ادا کیجیے،اس لیے کہ نماز کو بروقت ادا کرنا آپ کو اپنے رب سے قریب تر کر دیتا ہے۔
☆اپنے والدین کا خیال رکھیے اور کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیے کیوں کہ والدین کی رضا میں خدا کی رضا اور والدین کی ناراضی میں خدا کی ناراضی ہے۔
☆اپنے محلے اور خاندان کے کم زور اور غریب لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے ان کی مالی مدد کیجیے۔جو لوگ بے کسوں کا سہارا بنتے ہیں،رب تعالیٰ ہمیشہ ان کا معاون و مددگار رہتا ہے۔
☆رمضان المبارک کی ساعتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صَرف کیجیے،قرآن مجید کی تلاوت مع ترجمہ کو اپنا معمول بنائیے، سحر وافطار کے موقع پر ملکِ عزیز پاکستان اور امّتِ مسلمہ کے لیے خصوصی دعا کیجیے۔
☆فلسطین پر اسرائیلی جارحیت پر اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے رہیے،اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کیجیے،ہر سطح پر مظلوم فلسطینیوں کی آواز بنیے،اُن کی مالی مدد،اخلاقی مدد کے ساتھ ایک مضبوط آواز بن کر فلسطین کی آزادی کے لیے اپنا کردار ادا کیجیے۔

آپ بچوں کے لیے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قدم پر دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے اور ہمارے اس ادارے کو معاشرے میں خیر پھیلانے کا باعث بنائے۔آمین

ریاضی کی کتاب (آپ بیتی):

میں ایک کتاب ہوں۔ یہ کہانی شروع ہوتی ہے کاغذوں کی فیکٹری سے۔ سب سے پہلے بہت سارے صفحے لیکر ایک کونے سے سی دیا اور شروع کے صفحے پر گتا لگا کر خوب صورت سی شکل دے دی گئی۔ پھر مجھ پر صفحہ پرنٹ کیا۔ یوں میں ایک ریاضی کی کتاب بن گئی۔ مجھ میں بہت سے سوال سمائے ہوئے ہیں۔ میں لوگوں کو حساب کتاب کا ماہر بناتی ہوں۔ میں ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہوں۔ میری مدد سے لوگ امتحان کی تیاری کرتے ہیں اور امتحانات میں اچھے نمبر حاصل کرتے ہیں۔ اساتذہ میرے ذریعے پڑھاتے ہیں۔ میں لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لاتی ہوں۔ براہِ مہربانی مجھ سے استفادہ کیجیے۔

ہمارے قائد (مضمون):

قائدِ اعظم "بانیٔ پاکستان" اور پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے اور یکم ستمبر ۱۹۴۸ء کو فوت ہوئے۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ چلے گئے۔ وہاں سے وکالت کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی پھر واپس ہندوستان آکر وکالت میں اپنا لوہا منوایا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے برّصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو نہ صرف انگریزوں کی غلامی سے آزادی دلوائی بلکہ تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود ہندوؤں کی غلامی سے چھٹکارا دلوایا۔ جہاں جہاں مسلم اکثریت کے علاقے تھے ان کو ملا کر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک الگ وطن پاکستان دنیا کے نقشے پر آئے۔

قائدِ اعظم کی شخصیت ہمارے لیے ایک نمونہ ہے کہ کسی مقصد کو پانے کے لیے اگر مستقل مزاجی اور ہمت کے ساتھ مسلسل محنت کی جائے تو ناممکن کو بھی ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

ہر سمت مسلمانوں پہ چھائی تھی تباہی
ملک اپنا تھا اور غیروں کے ہاتھوں میں تھی شاہی
ایسے میں اٹھا دین محمد کا سپاہی
اور نعرہ تکبیر سے دی تو نے گواہی
اسلام کا جھنڈا لیے آیا سر میدان
اے قائدِ اعظم تیرا احسان ہے احسان

آریز احمد (پنجم سبز)

انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) اور مصنوعی ذہانت

مصنوعی ذہانت، کمپیوٹر سافٹ ویئر یا مشینوں کو یہ مہارت دیتے ہیں کہ وہ معلومات لے کر صورت حال کے مطابق خود سے بہترین فیصلہ کر سکے۔ مصنوعی ذہانت کمپیوٹر سائنس کا ایک شعبہ ہے جس میں ذہانت، سیکھنے اور کسی مہارت سے متعلق معلومات دیتا ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) سے مراد معلومات کو ذخیرہ کرنے، اس پر کارروائی کرنے، منتقل کرنے اور بازیافت کرنے کے لیے کمپیوٹر، سافٹ ویئر، نیٹ ورکس اور دیگر الیکٹرانک آلات کا استعمال ہے۔ اس میں ڈیٹا کا نظم و نسق اور تبادلہ، مواصلات کی سہولت، اور کاروبار، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور تفریح جیسے مختلف شعبوں میں مختلف سرگرمیوں اور عمل کی حمایت کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا اطلاق شامل ہے۔ آسان الفاظ میں، انفارمیشن ٹیکنالوجی کا مطلب یہ ہے کہ معلومات کے ساتھ کام کرنے اور ان کا اشتراک کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا۔

ہمیں چاہیے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا بہترین استعمال کریں اس میں ایجاد کریں نئی نئی چیزیں لائیں اور اس کے ذریعے دنیا میں اسلام کو پھیلائیں اور مسلمانوں کو دنیا میں سربلند کریں۔

دائم خان (ششم آبی)

کرونا وائرس اور ہم:

کرونا وائرس ایک خطرناک وائرس ہے۔ اور ہمارے اندر کے نظام کی مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ کرونا وائرس کئی اقسام پر مشتمل وائرس کا ایک خاندان ہے جو کہ عام نزلہ زکام کے علاوہ سنگین بیماریوں کا بھی باعث بنتا ہے۔ گزشتہ سالوں میں دریافت ہونے والی کرونا وائرس کی یہ قسم انسانوں میں پہلی بار پائی گئی ہے۔

ہم انھیں قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے اسی دنیا میں کسی نہ کسی چھوٹے عذاب کا مزا چکھاتے رہیں گے شاید یہ باز "آجائیں"۔ سورۃ السجدہ

کرونا وائرس ۲۰۱۹ء کے اختتام پر سب سے پہلے چین کے شہر ووہان میں پایا گیا۔ ۱۱ فروری ۲۰۲۰ء کو ورلڈ ہیلتھ اور گنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ٹیڈ نے اس بیماری کو COVID 19 کا نام دیا۔ چین کے شہر ووہان کے بعد ۱۳ جنوری ۲۰۲۰ء کو تھائی لینڈ کے شہر میں کرونا وائرس معلوم کیا گیا۔ ۱۱ مارچ ۲۰۲۰ء تک ۱۱۴ ملک کرونا وائرس میں مبتلا ہو چکے تھے۔ ۱۱۸۰۰۰ سے زیادہ کرونا وائرس کے مریض، ۴۰۰۰ سے زیادہ لوگوں کا انتقال ہونے پر ورلڈ ہیلتھ اور گنائزیشن نے اسے نازک حالت تصور کیا۔ اس دوران تعلیمی مسائل پیدا ہوئے جس میں ہمیں آن لائن پڑھائی کرنی پڑی جس کے

سبب بہت نقصانات کا سامنا کرنا اور ہماری تعلیم کا نقصان ہوا، طلبہ موبائل کا استعمال کرتے رہے اور زیادہ وقت گیمز اور غیر ضروری ایپس میں صرف کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس بیماری سے نجات مل گئی۔ اللہ ہر قسم کی بیماریوں سے ہماری حفاظت کرے۔ آمین

محمد عمر (ششم زرد)

قائد کا پاکستان کہیں کھو گیا ہے:

قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے بانی تھے۔ پاکستان پہلے کے مقابلے میں بہت زیادہ تبدیل ہو گیا ہے۔ اگر قائداعظم آج دوبارہ آتے تو معاشی بدحالی کو دیکھ کر بہت افسردہ ہوتے۔ آج ہمارا ملک پاکستان میں بدعنوانی کا راج ہے، رشوت عام سی ہو گئی ہے، یہ سب دیکھ کر قائد بالکل خوش نہیں ہوتے بہت زیادہ پریشان ہوتے اور کہتے کہ یہ وہ ملک تو نہیں جسے میں چھوڑ کر گیا تھا۔

بدعنوانی اور رشوت خوری:

پاکستان میں تمام شعبوں میں دھوکہ دہی اور رشوت بدستور جاری ہے جو ترقی کو نقصان پہنچا رہی ہے اور عوام کے اعتماد کو ختم کر رہی ہے۔ بدعنوانی پر آئے دن اسکینڈلز سامنے آتے ہیں، جس میں ہمارے سیاست دان، ہمارے حکمران اور بااختیار لوگ سب کے سب ملوث ہیں۔ یہ بدعنوانی ملکی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہے اور پاکستان جس کی وجہ سے دن بہ دن زوال پذیر ہو رہا ہے۔

مذہبی منافرت:

قائداعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ نے پاکستان کو ایمان، اتحاد اور تنظیم کا پیغام دیا لیکن آج فرقہ واریت کے اندر تمام گروہ ایک دوسرے کی نفرتوں کا شکار ہے، ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی کرتے نظر آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستان کے معاشرے میں عدم برداشت بڑھتا جا رہا ہے۔ مذہبی منافرت پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہی ہے اور قومی تشخص کی صحیح تشکیل نہیں ہو پا رہی۔

تعلیمی پسماندگی:

پاکستان کو جب سے اللہ تعالیٰ نے وجود بخشا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک پاکستان کو تعلیمی پسماندگی کا سامنا رہا ہے۔ ملک پاکستان نے کبھی بھی سو فیصد تک اپنی تعلیمی خواندگی کو نہیں پہنچایا۔ آج دیہی علاقوں میں بہت سارے ہمارے معاشرے کے افراد بھی تعلیمی پسماندگی کا شکار ہے۔ یہی ناخواندگی کی وجہ سے آج پاکستان ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت زوال کا شکار ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے وطنِ عزیز کو ان مسائل سے نکال ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔

معاذ احمد (ہفتم جامنی)

کشمیر کی لہورنگ وادی کی سیر:

کشمیر ایک وادی کا نام ہے۔ کشمیر کو اپنی خوب صورتی کی وجہ سے جنت نظیر کہا جاتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کشمیر دنیا بھر میں سب سے زیادہ خوبصورت علاقہ ہے۔اس خوب صورتی کو دیکھنے کے لیے لوگ دنیا کے کونے کونے سے آتے ہیں۔اس کا موسم سرما اور موسم گرما بہت دل نشیں ہوتا ہے۔موسم سرما میں یہاں برف پڑتی ہے اور دیکھنے میں بہت دل چسپ ہوتی ہے اور موسم گرما میں یہاں سب کچھ سبز دکھتا ہے۔

کشمیر خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت خوف زدہ اور خون ریز جگہ بھی ہے. جب پاک بھارت کے درمیان تفریق ہوئی۔آدھا کشمیر پاکستان کے حصّے میں آیا اور بقیہ ہندوؤں نے سازش کے ذریعے ہم سے آدھا چھین لیا اور اب ہندستان کی فوج کشمیر کے بچوں، نوجوانوں، عورتوں اور بوڑھوں پر ظلم کر رہی ہے۔حالانکہ ان بیچاروں کا کوئی قصور نہیں تھا۔اب بھی کشمیری اس امید پر زندہ ہے کہ پاکستان ہمارا ساتھ دے گا۔لیکن پاکستانی حکمران ان کا ساتھ نہیں دے رہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ کشمیر کے بچوں کے جنازے اٹھ رہے ہیں، ہزاروں آدمی شہید کر دیے جاتے ہیں اور لاکھوں عورتوں کے حقوق سے کھیلا جا رہا ہے اور لوگوں پر ظلم کیا جا رہا ہے، پاکستان کو چاہیے کہ وہ کشمیری بھائیوں کی دادرسی کرتے ہوئے انھیں دشمن کی قید سے بچائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کشمیر کو تاقیامت قائم اور سلامت رکھے۔آمین

یارانِ جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی

عبیداللہ سہیل (ہفتم سرخ)

سائنس کی دنیا:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات بہت وسیع ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات رہتی ہیں۔ان تمام مخلوقات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اللہ نے انسانوں کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی تاکہ انسان اس دنیا میں رہے۔اس چیز کے ساتھ ساتھ اللہ نے اس کائنات کے کچھ قوانین بنائے ہیں۔ہر سیارہ اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے، دن کبھی رات سے پہلے نہیں آتا اور نہ ہی رات کبھی دن سے پہلے آتی ہے۔یہ سب اللہ کے حکم سے چل رہا ہے اور انھی اصولوں اور قوانین اور اس وسیع کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھانے کے لیے سائنس کے شعبے فزکس کو سمجھنا ہوتا ہے۔اللہ نے انسان کو علم دیا ہے اور یہ انسان کی فطرت رکھی ہے کہ وہ نئی چیزوں کو ڈھونڈنے، کھوجنے اور پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھانا چاہتا ہے۔اسی طرح سائنس کے کئی اور شعبے ہیں مثلاً بائیولوجی، کیمسٹری فزیولوجی، سائیکولوجی، اسٹرونامی وغیرہ وغیرہ۔آج سائنس دنیا

میں ہر جگہ ترقی کر رہی ہے۔ان علوم کی مدد سے انسانوں نے ناقابل حد تک ترقی کی ہے اور روزمرہ کی زندگی کو آسان بنایا ہے۔ مہینوں کے اسفار کو گھنٹوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ روشنی کے لیے بجلی بنائی ہے۔ بھاری سامان اٹھانے کے لیے مشینوں کا استعمال عام ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو ہر جگہ سائنس بہت کارآمد ہے۔ پچھلی ایک صدی میں انسانوں نے جتنی ترقی کی ہے وہ ناقابل یقین ہے۔

آج دنیا کے ہر کونے میں سائنس کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہر کوئی سائنس دانوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن سائنس جتنی فائدہ مند ہے اسی قدر یہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے،اس کا غلط استعمال مسائل کا باعث بن رہا ہے۔جدید سائنس کی وجہ سے لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں کیونکہ انسانوں کی جگہ اب روبوٹ آ گئے ہیں جو زیادہ جلدی کام سرانجام دیتے ہیں چونکہ سائنس اس بات کو ثابت نہیں کر سکتی کہ اس کائنات کو کس نے بنایا ہے تو سائنس خدا کو جھٹلا دیتی ہے۔ مزید یہ کہ اب سوشل میڈیا کی وجہ سے کروڑوں لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اور اپنا اس دنیا میں آنے کے مقصد کو بھول گئے ہیں۔ آج جس قدر طاقتور اور جان لیوا ہتھیار انسانوں کے پاس ہیں وہ اس دنیا کے اختتام کا سبب بھی بن سکتے ہیں اگر اللہ نے ہمیں علم حاصل کرنے کی قوت دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس کا غلط استعمال کریں۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں جو سوچنا اور سمجھنے کی صلاحیت اور اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کا کوئی مقصد ہے اور سائنس اللہ کی عظیم الشان نعمت ہے جس پر ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

سنان احمد (ہشتم سرخ)

زندگی کے انوکھے رنگ:

آج کا جو موضوع زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ دیہی زندگی شہری زندگی سے بہتر ہے یا شہری زندگی دیہی زندگی سے بہتر ہے۔ اگر دیکھا جائے تو دیہات اور شہر دونوں میں رہنے کے لیے اپنے اپنے مختلف پہلو ہیں۔ بعض سہولتیں ایسی ہیں جو شہر والوں کو حاصل ہوتی ہیں البتہ اہل دیہات ان سے محروم ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو شہر میں ہمیں وہ تمام بنیادی وسائل مثلاً پانی بجلی گیس میسر ہیں جن کا دیہاتوں میں کوئی نظام نہیں اور وہاں ان چیزوں کی قلت ہے۔ مزید یہ کہ ہم شہر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے باآسانی ترقی کر سکتے ہیں جبکہ دیہاتوں میں تعلیم کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا۔

ذرائع آمد و رفت ہونے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے آیا جا سکتا ہے، اگر کوئی بیمار ہو جائے تو بروقت طبّی امداد حاصل کر سکتا ہے، شہر میں انسان دورِ جدید کی ترقیوں سے آسانی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

کاروبار ملازمت صنعت اور روزگار کے بیشتر مواقع شہروں ہی میں ملتے ہیں ڈاک خانہ ہسپتال اسکول کالج سینما تھانہ اسٹیشن

بازاراور بینک یہ سب چیزیں بھی شہروں میں پائی جاتی ہیں، جن کے ذریعے ہماری زندگی آسان اور آسائش بن گئی ہے۔ البتہ شہری زندگی کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ یہاں خالص غذا اور صاف ستھری ہوا میسر نہیں۔ دودھ گھی آٹا وغیرہ تمام اشیا میں ملاوٹ پائی جاتی ہے جب کہ گاؤں کے لوگوں کو یہ سب چیزیں خالص ملنے کے ساتھ ساتھ صاف ستھری آب و ہوا میسر ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی صحت شہر میں رہنے والوں سے بہت بہتر ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ وسائل، پُرآسائش زندگی اور سہولیات کی وجہ سے شہری زندگی دیہی زندگی سے بہتر ہے۔

مصطفیٰ علی خان (ہشتم سرخ)

کُل پاکستان مطالعاتی دورہ (یادیں):

ویسے تو دنیا کی یہ زندگی بذاتِ خود ایک سفر ہے، جسے ہر انسان طے کر کے اپنی حقیقی منزل کی جانب گامزن ہوتا ہے۔ مگر اِس پورے سفر کے دوران بھی انسان چھوٹے بڑے اسفار طے کرتا رہتا ہے، جن کے مقاصد میں غور و فکر، حصولِ علم، روزگار کی تلاش، تجارت یا تفریح وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ایک مؤمن کا مقصدِ سفر محض تفریح نہیں ہوتا، بلکہ وہ مختلف مقامات پر غور و فکر کرتا ہے اور اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر اُس کی تسبیح و تحمید بیان کرتا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اُن سے کہو کہ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس (اللہ) نے کس طرح مخلوق کو شروع میں پیدا کیا، پھر اللہ ہی (اُن کو) دوسری زندگی بخشے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کو بیش بہا قدرتی وسائل کے ساتھ ساتھ حسین مناظر سے بھی نوازا ہے۔ اِس کے مختلف مقامات کی دل کشی سے لطف اندازہونے کے لیے دنیا بھر سے ہر سال لاکھوں سیاح یہاں آتے ہیں۔ جماعت نہم کے سالانہ امتحانات کے بعد "عثمان پبلک اسکول سسٹم (شاخ دوم)" کے توسط سے مجھے اور میرے دوستوں کو بھی رواں سال کی تعطیلاتِ گرما میں پاکستان کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔

آغازِ سفر سے کچھ ہفتے پہلے ہی ہم اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ بلآخر وہ دن بھی آپہنچا جب ہمیں اپنے گھر والوں کو الوداع کر کے سفر کا آغاز کرنا تھا۔ سہ پہر تین بجے تک ہم ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے اور شہرِ کراچی کو الوداع کہا۔ اگلے دن ہم شہرِ لاہور میں داخل ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر اُترنے کے بعد ہم "منصورہ (مرکزِ جماعتِ اسلامی)" کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں عارضی طور پر رہائش پذیر ہوئے۔

لاہور میں ہم نے سب سے پہلے واہگہ بارڈر کا دورہ کیا اور وہاں کی پریڈ سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ پھر ہم اچھرہ میں "اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان" کے مرکزی دفتر بھی گئے اور اس سے متصل سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور ان کی اہلیہ کے مقبرہ پر فاتحہ خوانی بھی کی۔ اگلے روز ہم نے "لاہور چڑیا گھر" کا معلوماتی دورہ کیا، جو کہ پاکستان کے بڑے چڑیا گھروں میں سے ایک ہے۔ پھر ہم "گریٹر اقبال پارک" کی جانب بڑھے، جہاں ہم نے پاکستان کے تین اہم تاریخی مقامات "شاہی قلعہ،

بادشاہی مسجد" اور "مینارِ پاکستان" کا دورہ کیا اور اُن کی تاریخی اہمیت سے متعلق آگہی حاصل کی۔ یوں ہمارا شہرِ لاہور کا" دورہ اختتام پذیر ہوا۔

اگلے دن ہم نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے لیے رختِ سفر باندھا۔ راستے میں ہم نے کانِ نمک کھیوڑہ کا بھی دورہ کیا، جو کہ پاکستان کی سب سے بڑی نمک کی کان ہے۔ کانِ نمک سے واپسی پر تیز آندھیاں چل رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر بعد موسلادھار بارش بھی شروع ہوگئی۔ ہم اللّٰہ تعالیٰ سے دعا گو تھے کہ بخیر و عافیت اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔ بالآخر رات بارہ بجے تک ہم "مرکزِ تعلیم و تحقیق، اسلام آباد" پہنچ گئے۔

اسلام آباد میں ہم نے سب سے پہلے پاکستان کے سب سے بڑے ثقافتی عجائب گھر "لوک وِرثہ ہیریٹیج میوزیم" اور پھر پاکستان کے واحد قدرتی تاریخ کے عجائب گھر "پاکستان میوزیم آف نیچرل ہسٹری" کا یادگار مطالعاتی دورہ کیا۔ نمازِ ظہر "مرکزی جامع مسجد اسلام آباد (المعروف لال مسجد)" میں ادا کر کے ہم نے پاکستان کے قومی یادگار "پاکستان مونومنٹ" کا دورہ کیا۔ پھر پاکستان کی قومی مسجد "جامع مسجد شاہ فیصل" میں نمازِ عصر اور مغرب ادا کی۔ مسجد کے احاطے میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد ہم اپنی عارضی رہائش گاہ میں واپس آگئے۔

اگلے روز ہم نے دارالحکومت کو الوداع کہا اور صوبۂ پنجاب کے شہر ٹیکسلا کی جانب روانہ ہوئے۔ یہاں ہم نے "ٹیکسلا عجائب گھر" اور "دھرماراجیکا اسٹوپا" کا دورہ کیا۔ پھر "خان پور جھیل" سے لطف اندوز ہو کر ہم مانسہرہ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم نے "مرکزِ جماعتِ اسلامی، ضلع مانسہرہ" پر پڑاؤ ڈالا۔ پھر اگلے دن ہم بالاکوٹ کی جانب بڑھے۔ یہاں ہم نے "مقبرۂ سید احمد شہیدؒ" پر فاتحہ خوانی کی۔ پھر "آبشار کیفے، کیوائی" میں آبشار سے لطف اندوز ہوتے ہوئے دوپہر کا کھانا کھایا۔ یہاں سے ہم نے وادئ ناران کا رخ کیا اور شام تک ناران کے ایک گیسٹ ہاؤس میں جا پہنچے۔ ناران میں اساتذہ نے ہمیں خریداری کی بھی اجازت دی۔

اگلے روز ہم ناران سے "لولوسر جھیل" کی سیر کے لیے روانہ ہوئے۔ جھیل کے دل فریب مناظر سے لطف اندوز ہونے کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ میں واپس آگئے۔ پھر اگلے دن ہم جیپ کے ذریعے "جھیل سیف الملوک" کی جانب بڑھے، جو کہ پاکستان کی بلند ترین جھیلوں میں سے ایک ہے۔ جھیل اور اُس کے اطراف کا حسن قدرتِ الٰہی کی دل کشی کا بہترین نمونہ تھا۔

جھیل سے واپسی پر ہمارے دورۂ پاکستان کا سفرِ واپسی شروع ہوا۔ وادئ ناران سے نکل کر ہم مانسہرہ سے ہوتے ہوئے ایبٹ آباد میں داخل ہوئے اور پاکستان کے قومی پارک "ایوبیہ نیشنل پارک" پہنچ گئے۔ پارک کا دورہ کر کے ہم مری اور اسلام آباد سے ہوتے ہوئے شہرِ راولپنڈی میں داخل ہوئے اور "راولپنڈی ریلوے اسٹیشن" جا پہنچے۔ پھر ریل گاڑی کے ذریعے شہرِ کراچی کی جانب روانہ ہوگئے۔

کراچی کے ایک ریلوے اسٹیشن پر ہم اپنے سارے سامان کے ساتھ اُترے اور ایک بس کے ذریعے اسکول پہنچ گئے۔ کچھ والدین پہلے سے اسکول میں موجود تھے۔ اُنھوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دورۂ پاکستان کی بحسنِ خوبی تکمیل پر مبارک باد دی۔ میرے والدین بھی کچھ دیر بعد آ گئے اور میں اُن کے ہم راہ اللہ کے فضل سے بخیر و عافیت گھر پہنچ گیا۔

حافظ محمد رئیس (دہم آبی)

مقابلۂ شعر و سخن (بیت بازی):

انسان حیوانِ ناطق ہے جسے بامعنی گفتگو کا سلیقہ عطا کیا گیا ہے۔ استعارات و تشبیہات سے کام لے کر مختصر الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرنے کا فن بھی سکھایا گیا ہے۔ نثر نگاری کے ساتھ شاعری بھی اظہار کے ذرائع میں مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ جس کے ،ذریعے انسان اپنے مافی الضمیر کو دل چسپ اور مختصر لفظوں میں دوسرے انسان تک پہنچاتا ہے

انھیں متاثر کرتا ہے اور بڑی حد تک قائل بھی کرتا ہے۔ شعر گوئی کی اہمیت کو جانتے ہوئے عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تحت جماعت پنجم کے طلبہ کے لیے بین المدارس مقابلۂ شعر و سخن منعقد کیا گیا۔ جس میں ابتدائی مراحل میں شاخوں کی سطح پر سیکشن کے طلبہ کے مابین یہ مقابلے منعقد ہوئے، جس کے بعد دوسرے مرحلے میں ان سیکشنز سے کام یاب ہونے والے طلبہ کے درمیان کیمپس کی سطح پر مرکزی مقابلہ ہوا جس میں سے ہر کیمپس سے دو طلبہ کام یاب ہو کر حتمی مقابلے کے لیے منتخب ہوئے۔ مرکزی مقابلے کی میزبانی شاخ دوم نے کی۔ حتمی مقابلے کو بہت ہی منظم انداز (Final) میں ترتیب دیا گیا۔ مقابلے کے اصول و ضوابط، طریقِ کار اور تمام مراحل سے طلبہ کو پیشگی آگاہ کر دیا گیا تھا۔

:مقابلے میں طلبہ کو کئی مراحل سے گزارا گیا جس کی تفصیلات ذیل میں موجود ہیں

تمام طلبہ نے کلامِ اقبال سے اپنی پسند کے اشعار سنائے۔

ٹوکری میں موجود پرچیوں میں سے اپنی پسند کی پرچیاں منتخب کر کے حروفِ تہجی کے اعتبار سے اشعار سنائے۔

ٹوکری میں موجود پرچیوں میں سے اپنی پسند کی پرچیاں منتخب کر کے عنوانات کے اعتبار سے اشعار سنائے۔

ٹوکری میں موجود پرچیوں میں سے اپنی پسند کی پرچیاں منتخب کر کے ان پر تحریر شدہ اشعار کے پہلے مصرعے کو دیکھ کر دوسرے مصرعے سنائے۔

ہر ٹیم کے دونوں طلبہ نے ٹوکری میں موجود پرچیوں میں سے اپنی پسند کی پرچیاں منتخب کر کے ان پر تحریر شدہ اشعار کے پہلے مصرعے کو دیکھ کر دوسرے مصرعے سنائے۔

ان تمام مراحل میں مختلف ٹیمیں مقابلے سے باہر ہوتی گئیں۔ مقابلے کے آخری مرحلے میں تین شاخوں کے مابین اول دوم سوم کے درجات کو پانے کے لیے مقابلہ ہوا جس میں شاخ ۲ نے اول، شاخ ۲۳ نے دوم جب کہ شاخ ۳۴ نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

آخر میں پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ نے مختلف شاخوں سے تشریف لانے والے معلمینِ اردو کو خوش آمدید کہا اور تمام ہی طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بالخصوص مقابلے میں کام یابی پانے والے طلبہ کو داد و تحسین سے نوازا۔

محمد جاوید شیخ (کوآرڈینیٹر شعبہ اردو)

ہفتۂ کھیل (Sports Week)

ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے۔اسی طرح اسلام میں بھی کمزور مومن کے مقابلے میں طاقت ور اور توانا مومن کو پسند کیا گیا ہے۔ اسی غرض سے تعلیمی اداروں میں کھیلوں کی سرگرمیوں کا انعقاد باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔ عثمان پبلک اسکول سسٹم بھی اپنے طلبہ کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف جسمانی (Physical) مہمات اور سرگرمیوں کا انعقاد کرتا ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی "ہفتۂ کھیل (Sports Week) " بھی ہے۔الحمدللہ! شاخ دوم میں "ہفتۂ کھیل (Sports Week) " پُرجوش انداز میں منعقد کیا گیا۔ جس میں طلبہ نے مختلف مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔جیتنے والوں نے داد پائی جب کہ ناکام ہونے والوں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔

کھیلوں کے مقابلہ جات میں کام یابی پانے والے طلبہ کے اعزاز میں ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں کام یاب طلبہ کو میڈلز سے نوازا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی جناب احمد صمد خان (ڈپٹی ڈائرکٹر اکیڈمک) تھے۔ مہمانان نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کھیلوں کی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ نے کام یاب طلبہ کی کوششوں کو سراہنے کے ساتھ ہفتہ کھیل کے انچارج محمد کامران اور ان کے معاون جناب نعیم اختر کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔

یومِ آزادی پروگرام:

حسبِ روایت عثمان پبلک اسکول سسٹم شاخ دوم میں یومِ آزادی کی مناسبت سے خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب معین الدین نیر، ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈمکس جناب احمد صمد، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ کوآرڈینیشن جناب انتصار احمد غوری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پرچم کشائی کے ساتھ طلبہ کی جانب سے ملی نغمے، تقریریں اور خاکے پیش کیے گئے۔ پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ نے شعبہ اردو کی کاوشوں کو سراہا۔

الوداعی تقریب برائے جماعت دہم:

علم کے موتی بکھیرے تُو سدا اے طالب !
جا تراحافظ خُدا ہو، تو لُٹائے علم و فن

عثمان پبلک اسکول شاخ دوم کے تحت جماعت دہم کے طلبہ کے اعزاز میں ایک پُر وقار الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں طلبہ نے اسکول میں گزرے ایام کو یاد کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار بڑے دل نشیں انداز میں کیا۔اس کے علاوہ طلبہ نے مختلف مزاحیہ اور معلوماتی پروگرامات بھی پیش کیے۔ جنھیں اساتذہ و طلبہ نے خوب پسند کیا۔

تقریب کے مہمانِ خصوصی ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب معین الدین نیّر تھے۔آپ نے رخصت ہونے والے طلبہ کو بہت ساری دعائیں دیں۔ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈمکس جناب احمد صمد خان نے طلبہ کے ساتھ گزرے ایام کی یادیں تازہ کرتے ہوئے انھیں اگلے درجات کے لیے قیمتی نصائح فرمائیں۔ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ٹی جناب شاکر اللہ شیر زادہ نے اے آئی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے طلبہ کی رہنمائی کی۔

تقریب سے پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو ان کے اسکول کے آخری تعلیمی سال کے اختتام پر مبارک باد بھی پیش کی اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کے حوالے سے رہنمائی بھی فرمائی۔

طلبہ کی جانب سے اساتذہ کرام کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔

کیوں نہ ہو دُنیا مُنور آگہی کے نُور سے
نُور کا ماخذ معلّم اور طلبہ ہیں کرن

بین المدارس مباحثہ:

"صدا کا قحط پڑے گا تو ہم ہی بولیں گے"!

بین المدارس مباحثے میں شاخ دوم کے طلبہ نے شرکت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے۔ الحمدللہ! شاخ دوم کے مزمل ناصر نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ نے ان طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے سسٹم کی جانب سے خصوصی اسناد اور شیلڈ سے نوازا۔ اس موقع پر وائس پرنسپل جناب احمر خان/ جناب محمد راحیل اور جماعت نہم/دہم کے اساتذہ بھی موجود تھے۔

مذکورہ سرگرمی میں شاخ دوم کے معلمِ اردو جناب عبداللہ حماد نے قائدِ حزبِ اختلاف کا کردار ادا کرتے ہوئے سامعین کا لہو گرمایا اور دلائل کی روشنی میں اپنے موقف کو احسن انداز میں پیش کیا جس پر انھیں خصوصی سند سے نوازا گیا۔

فلسطین فنڈ:

واقف کہاں زمانہ ہماری اڑان سے

وہ اور تھے جو ہار گئے آسمان سے

ماشاءاللہ! فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مدد و نصرت کی ادنیٰ سی کاوشیں جاری ہیں۔ شاخ دوم کے ننھے مجاہدین نے اپنے علاقے میں فلسطین کے مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے فلسطین فنڈ قائم کیا جس میں اہلِ علاقہ نے ان معصوم کلیوں پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حتی الوسع نصرت کا سامان کیا۔ فلسطین فنڈ میں جمع ہونے والی رقم (کم و بیش ایک لاکھ روپے) ان طلبہ نے پرنسپل شاخ دوم جناب خالد زمان شیخ کے حوالے کی۔ پرنسپل نے ان طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کاوشوں کو سراہا۔

تصویریں بولتی ہیں!

تصاویر دیکھیے۔۔کہانی بتائیے۔

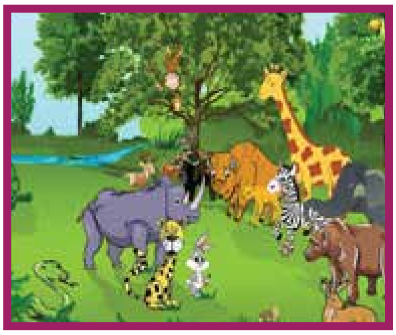

یوم دفاع پاکستان

14 Aug

Activities

MOUNTAINS

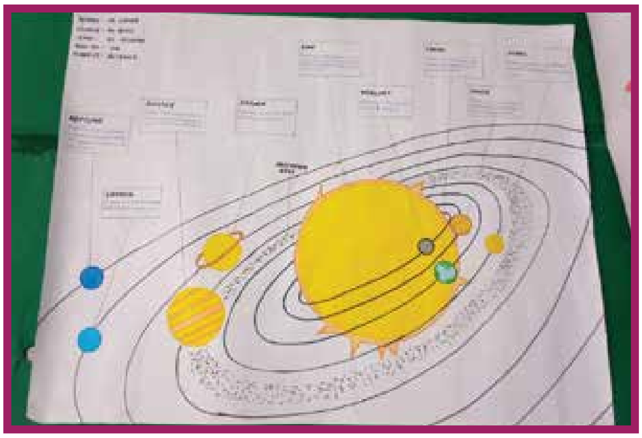

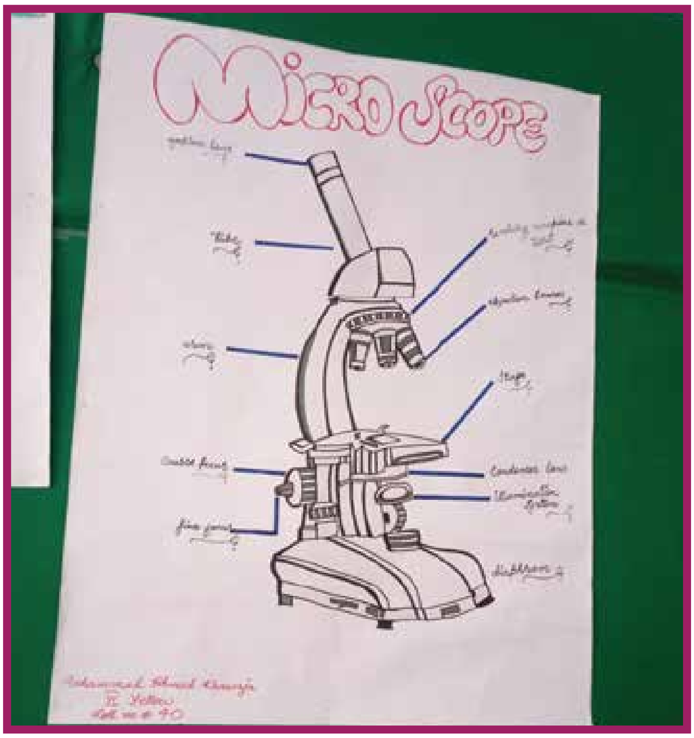
MICRO SCOPE

Art Comp

Calligraphy Competition
خط

Book Fair

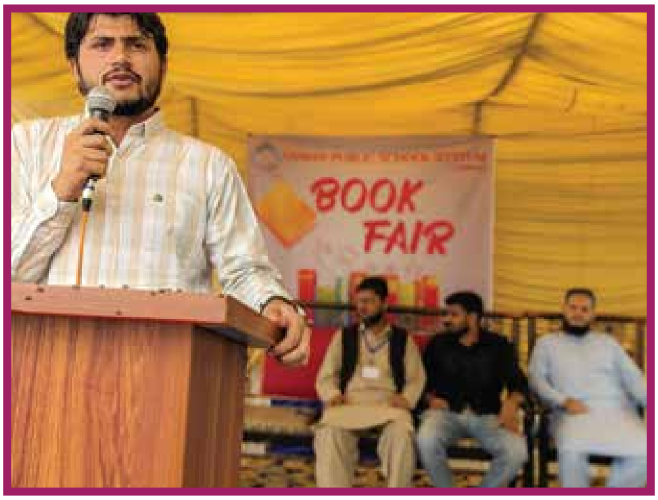

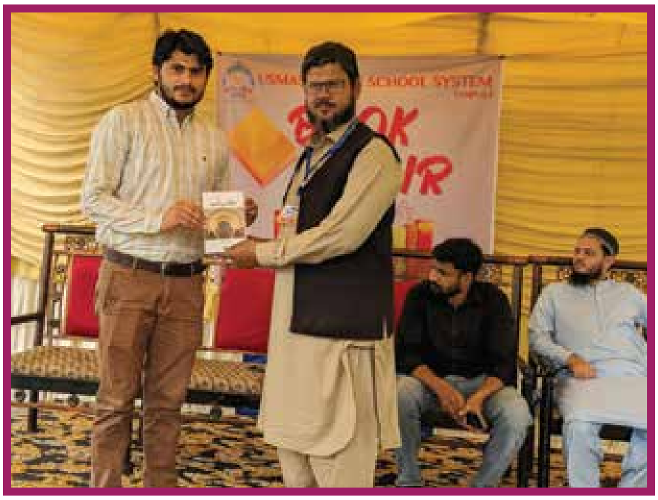

BOOK
FAIR

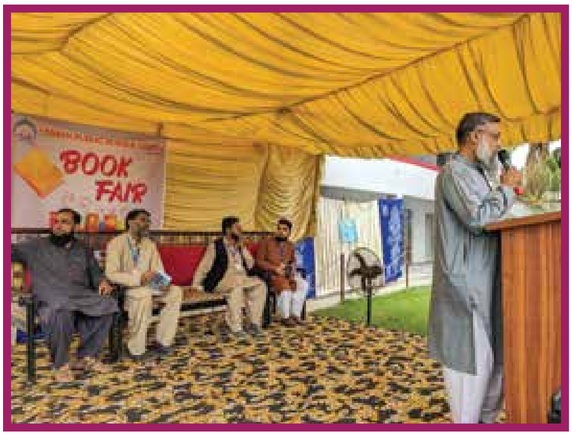
BOOK
FAIR

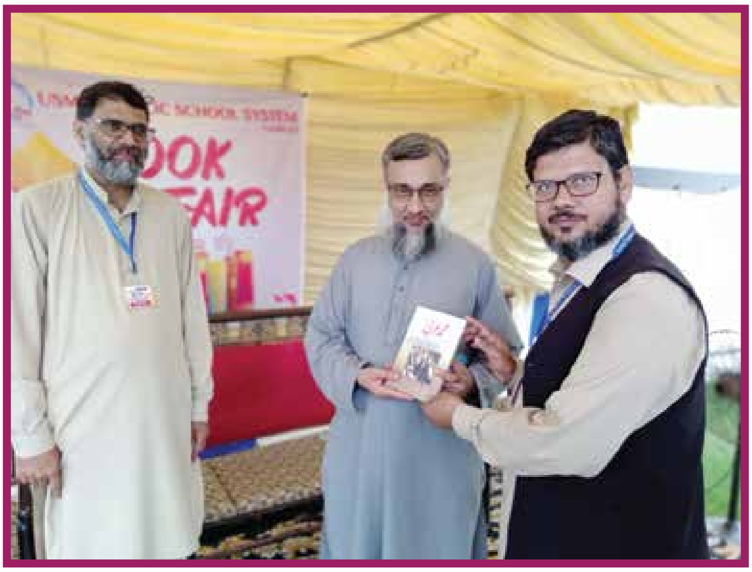

College Oreintation

Election

PRINCIPAL

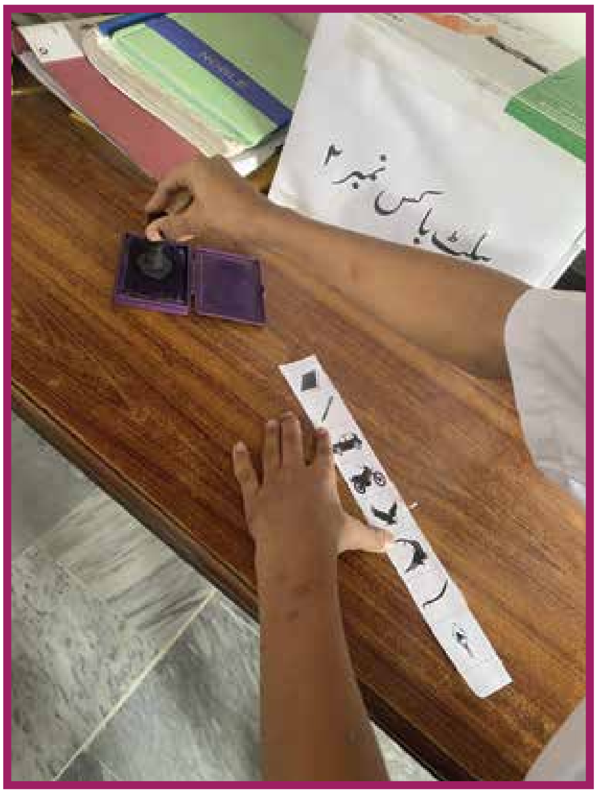

English Exhibition

ADVERB

UPSS

Fare well

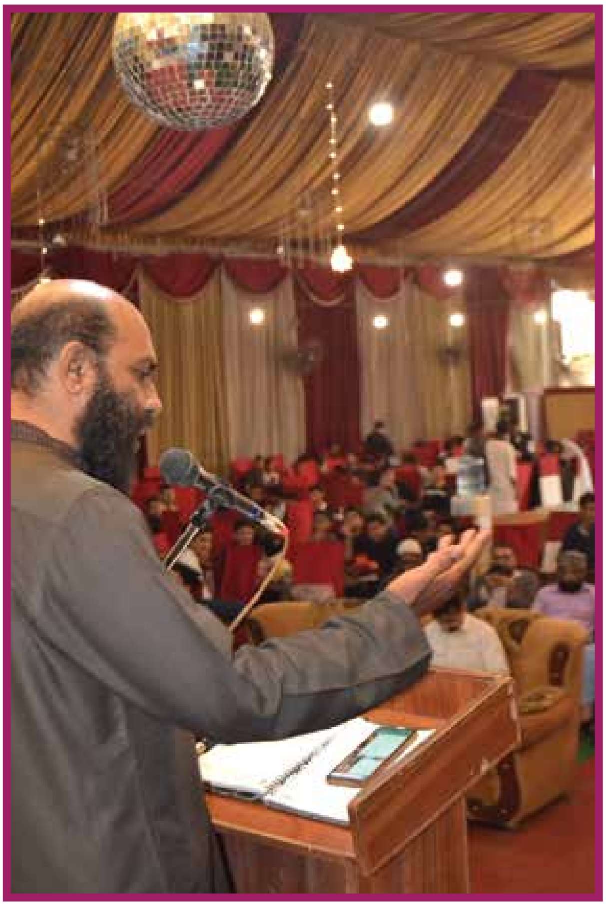

Nasrullah Shajee

Pak Tour

MUSEUM
1928
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
ALL PAKISTAN STUDY TOUR

Picnic Class 9th _ 10th

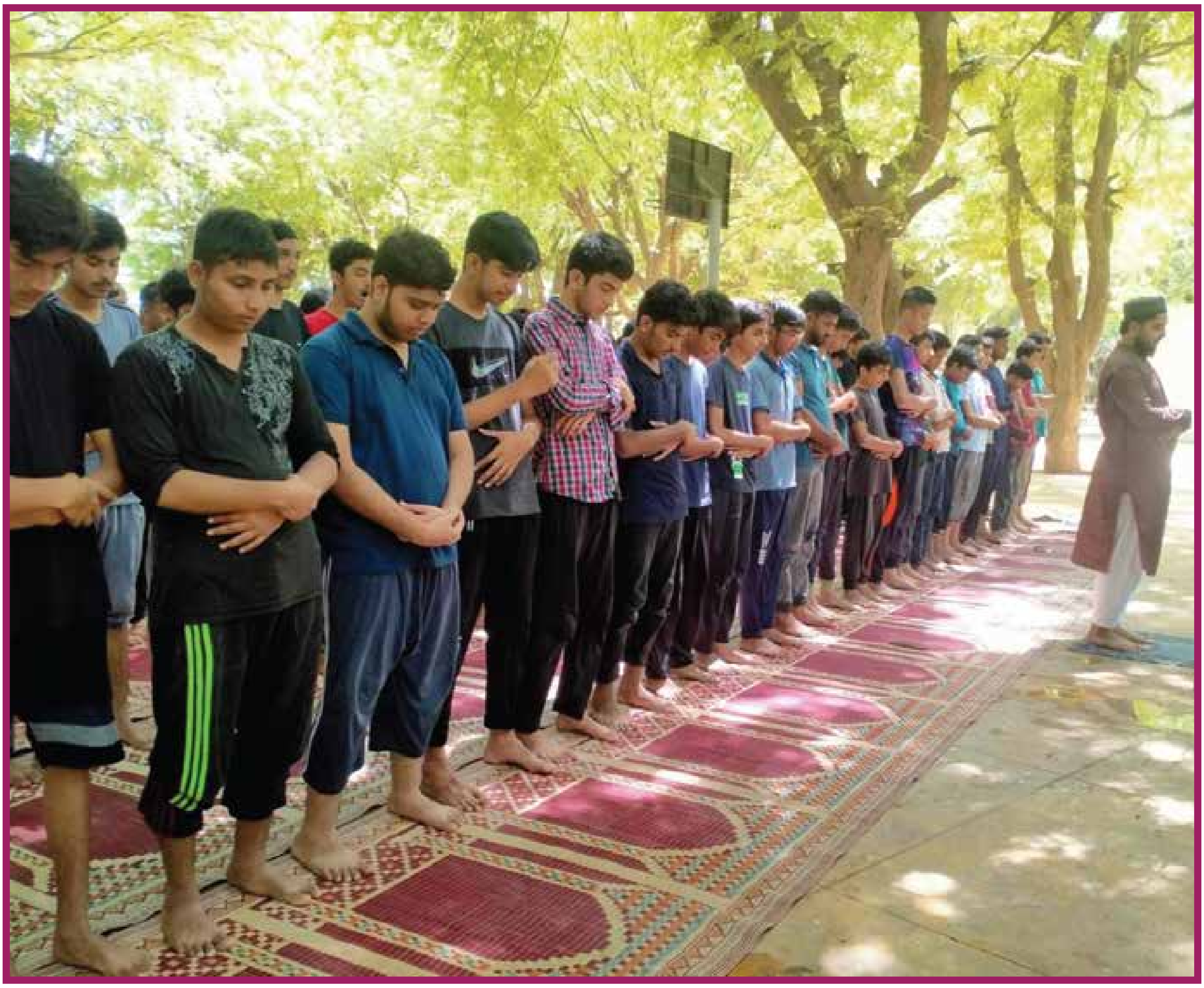

Science Corner

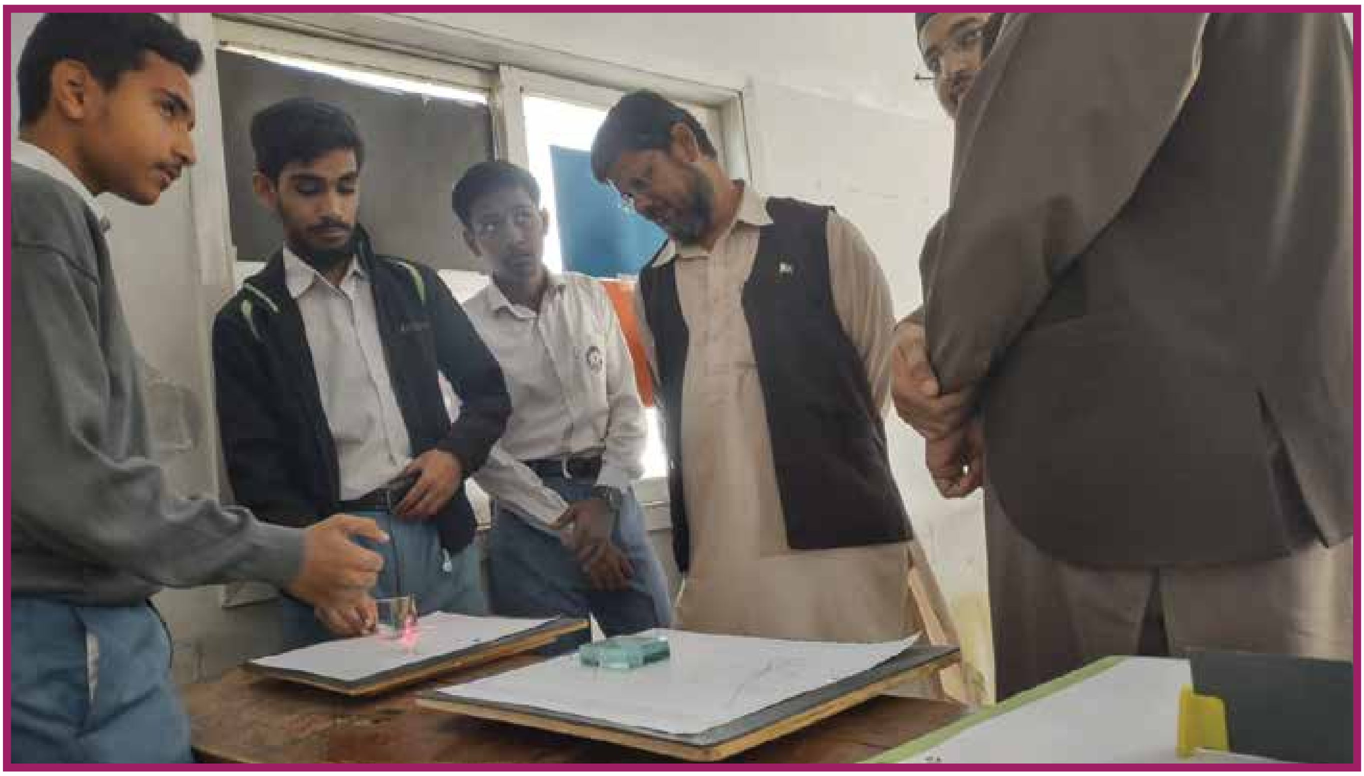

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

Sports

AVENGERS
L TIME
MVP

Students Picnic

Teachers Picnic

استقبالِ رمضان

اعزاز

بین المدارس مباحثہ

تربیتی سیشنز برائے اساتذہ

تربیتی سیشنز برائے طلبہ

is My

is My

is My

فلسطین فنڈ

یومِ اقبال پروگرام

علامہ اقبال

علامہ اقبال

علامہ اقبال

یومِ حیا پروگرام